روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 3 جون 2009ء 9 جمادی الثانی 1430 ہجری 3 احسان 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 122

آسمان کے ستارے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
علماء کی مثال اس زمین میں ایسی ہے جیسے آسمان میں ستارے ہوتے ہیں جن کے ذریعہ لوگ خشکی اور سمندر کی ظلمات میں راہ پاتے ہیں جب ستارے بھی ڈوب جاتے ہیں تو گمراہی کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

(مسند احمد حدیث نمبر 12621)

جلسہ سالانہ قادیان سے حضور انور کا اختتامی خطاب، جلسہ کے اغراض ومقاصد کا ایمان افروز تذکرہ

جلسہ سالانہ کا بڑا مقصد معرفت الٰہی میں ترقی ہے اس کیلئے کوشش کریں

دین کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ سے دنیا کو آگاہ کرنا ضروری ہے تاکہ امن، پیار اور صلح کی فضا پیدا ہو

جماعت بھارت کے مؤخر جلسہ سالانہ بابت خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی منعقدہ 25 تا 27 مئی 2009ء سے حضور انور کے اختتامی خطاب کا خلاصہ

جماعت احمدیہ بھارت کا خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی جلسہ مورخہ 25 تا 27 مئی 2009ء قادیان میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی مکمل کارروائی ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پوری دنیا میں براہ راست نشر کی گئی۔

25 مئی کو افتتاحی اجلاس کی صدارت محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے کی۔ تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد افتتاحی خطاب کرتے ہوئے محترم مولانا موصوف نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ بھارت کا جلسہ سالانہ 2008ء ملکی حالات خراب ہونے کے باعث حضور انور کے فیصلے کے مطابق ملتوی کیا گیا تھا اور اب وہی جلسہ حضور انور کی اجازت سے 25 تا 27 مئی 2009ء کو منعقد کیا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ بھارت کی تاریخ میں یہ دوسری دفعہ ہوا ہے جبکہ پہلی دفعہ 1971ء میں پاک بھارت جنگ کی وجہ سے ملتوی ہو کر فروری 1972ء کو منعقد کیا گیا تھا۔

شدید گرمی کے اس موسم میں محدود پیمانے پر جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ گاہ کے لئے ایک بڑی مارکی بنائی گئی۔ جلسہ میں شامل ہونے والے تمام احباب نے پُرسکون ماحول میں جلسہ کے تینوں دن علماء سلسلہ کی علم ومعرفت پر مبنی تقاریر اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب سے بھرپور استفادہ کیا جو کہ تقویت ایمان کا موجب بنے۔ دوران کارروائی جلسہ تینوں دن وقفے وقفے سے حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کے منظوم کلام بھی ترنم کے ساتھ پیش کئے جاتے رہے۔

27 مئی 2009ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ قادیان کے لئے بذریعہ سیٹلائٹ لندن سے براہ راست اختتامی خطاب فرمایا۔ لندن اور قادیان سے جلسہ سالانہ کے نظارے ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست دکھائے گئے اور اس طرح ساری دنیا کے احمدی احباب بذریعہ ایم ٹی اے اپنے اپنے ملکوں میں جلسہ سالانہ قادیان اور حضور انور کے خطاب سے مستفیض ہوئے۔

حضور انور پاکستانی وقت کے مطابق شام ساڑھے پانچ بجے اختتامی خطاب کے لئے تشریف لائے۔ پُرجوش نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا گیا۔ اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم فیروز عالم صاحب نے کی۔ مکرم عمر شریف صاحب نے حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام

ہے شکر رب عز و جل خارج از بیاں

ترنم کے ساتھ پیش کیا۔

جس کے بعد حضور انور نے اختتامی خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اس وقت دوران جلسہ قادیان میں موسم خراب ہے۔ آندھی کے آثار ہیں، دعا کریں کہ جلسہ کی کارروائی خیریت سے مکمل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل واحسان ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان آج اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ گرمی کے ان ایام میں جلسہ کا انعقاد پہلا تجربہ تھا۔ اس کا انعقاد تو اصل میں دسمبر 2008ء میں ہونا تھا۔ اس غرض سے میں نے نومبر کے آخر میں بھارت کا سفر بھی کیا تھا۔ ابھی میں جنوبی بھارت کے دورہ پر تھا کہ ملک میں بعض ایسے حالات پیدا ہوئے جن کی بنا پر جلسہ ملتوی کرنے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ جنوبی ہندوستان سے میری لندن واپسی کے بعد بیشمار احمدیوں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ گو بڑا مشکل فیصلہ تھا لیکن بعد میں پیدا ہونے والے حالات اور بعض دشمن عناصر کے عزائم کا علم ہونے پر ثابت ہوا کہ فیصلہ درست تھا۔ بہرحال حالات کے سازگار ہونے پر وہ جلسہ 25 تا 27 مئی 2009ء کو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ نئے اور پرانے احمدیوں کو میرا یہ پیغام ہے کہ حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کے اغراض و مقاصد کو ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ مختصر یہ کہ ہر ایک مخلص کو خود جلسہ میں شریک ہو کر دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے۔ وہ خوش قسمت لوگ تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کا زمانہ پایا اور اس سے خوب فیض اٹھایا لیکن زمانے کے امام نے دینی تعلیمات کی تفسیروں کا ایک وسیع خزانہ چھوڑا ہے جس سے ہر جگہ ہر ایک شخص فیض پا سکتا ہے۔ جلسہ کے ایام میں خالصتاً ایک ایسا دینی ماحول پیدا کیا جاتا ہے کہ تا انسان کی نیک فطرت کے تاروں میں ایک اشتعال پیدا کر دیا جائے تا کہ ہر وہ شخص جو ایسی پاکیزہ مجالس میں بیٹھتا ہے، مسیح الزمان کے پاک کلمات کو سن کر اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرے اور یہ پاکیزہ مجالس اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول، اس کے نام کو بلند کرنے، آنحضرتؐ سے حقیقی عشق ومحبت کا ادراک حاصل کرنے اور روحانیت میں ترقی کرنے کے لئے منعقد کی جاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میرا یہ براہ راست خطاب جو دوطرفہ سمعی وبصری نظام کے ذریعے سے لندن اور قادیان کے جلسوں کے خوبصورت امتزاج کی صورت میں دیکھا اور سنا جا رہا ہے، تمام دنیا کے احمدی اس بابرکت مجلس میں اس وجہ سے شامل ہو گئے ہیں۔ ایم ٹی اے کا نظام جو حضرت مسیح موعود کی تائید میں خدا تعالیٰ نے جاری فرمایا ہے، آج اس مجلس میں شامل

(باقی صفحہ 2 پر)

احمدی طلباء کیلئے حضور انور کا پیغام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم ارشاد نظارت تعلیم کو موصول ہوا ہے۔ جس کے مطابق
''ہر احمدی طالب علم اور وقف نو بچے کو چاہئے کہ جماعتی کتب، رسالے، MTA کے پروگرامز اور جماعتی ویب سائٹ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔ اس کے علاوہ حضور انور کی وقف نو کی کلاسز اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب (Revelation Rationality......) کے ذریعہ احمدی طلبہ اور اساتذہ کو قرآن اور سائنس کے تعلقات کا علم ہوگا۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان تعلیم اور ذیلی تنظیموں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کے ان ارشادات کی تعمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(نظارت تعلیم)

ماٹو شوریٰ 10-2009ء

(چھٹی شرط بیعت)

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 7 جون 2009ء کو 10:00 بجے صبح ایڈمنسٹریشن بلاک فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند احباب وخواتین ان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ از ص 1 خلاصہ خطاب حضور انور

ہونے کا ذریعہ بن رہا ہے جو بے انتہا برکات لئے ہوئے ہے۔ یقیناً یہ ذریعہ کافی حد تک اس کمی کو پورا کرنے کا باعث بن رہا ہے جو خلیفہ وقت کے خود قادیان کی بستی میں جا کر دنیا کو خطاب نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ قادیان کی بستی میں منعقد ہونے والا جلسہ سالانہ کی ایک اپنی اہمیت ہے۔ دنیا بھر میں احمدیوں کے دلوں میں اس جلسے میں شمولیت کے لئے ایک خاص جذبہ اور شوق پایا جاتا ہے۔ پس احمدیوں کا قادیان سے یہ تعلق وہاں کے رہنے والوں اور ہر کارکن کو یہ احساس دلانے والا ہونا چاہئے کہ ہمارے نمونے اس نسبت سے بہت اعلیٰ رنگ کے ہونے چاہئیں۔ پس حتی الوسع یہ کوشش کریں کہ کبھی کسی کی ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ حضرت مسیح موعود کی بستی ہونے کے ناطے اس شہر کے تقدس کو قائم رکھیں۔ مقدس مقامات کی حفاظت کا اعزاز خدا تعالیٰ نے آج قادیان میں رہنے والے احمدیوں کے ذمہ لگایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے جلسے کا ایک مقصد یہ بتایا کہ معرفت ترقی پذیر ہو۔ حضرت مسیح موعود کے بعد آپ کے چھوڑے ہوئے علمی اور روحانی خزانے سے فیض پانا سب سے زیادہ واقفین زندگی کا کام ہے۔ جب واقفین زندگی معرفت میں ترقی کریں گے تو وہ دوسروں کے لئے معرفت میں ترقی کا ذریعہ بنیں گے۔ اس سے بڑھ کر معرفت وہ ہے جو خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے اپنے خاص تعلق کے اظہار اور سلوک کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا پرتو انبیاء ہوتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے آنحضرتؐ کی سچی اطاعت و فرمانبرداری شرط قرار دی گئی ہے جو کہ دراصل آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ ہماری طرف آنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے کی کوشش ہوگی تو اللہ تعالیٰ اپنے قول کو بھی پورا فرمائے گا یعنی جب وہ خود نظروں تک پہنچتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی معرفت بڑھتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی معرفت ایک جہاد ہے جس کے حصول کے لئے مسلسل کوشش کی ضرورت ہے۔ پس جب پڑھے لکھے اور علماء اس کے حصول کی کوشش کریں گے تو وہ حضرت مسیح موعود کے علم کلام کی روشنی میں علم و معرفت کو آگے پھیلانے کی کوشش کرنے والے بھی ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا جلسے کی ایک غرض حضرت مسیح موعود نے یہ بیان فرمائی کہ تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے اور تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں۔ فرمایا کہ یہ تب ہوگا جب ایک دوسرے کے لئے نیک جذبات دلوں میں موجزن ہوں اور جب اپنے بھائی کی تکلیف کو اپنی تکلیف کی طرح محسوس کیا جا رہا ہو اور جب یہ صورتحال ہوگی تو پھر وہ ماحول پیدا ہوگا جس کے قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود دنیا میں تشریف لائے۔ پھر یہ ماحول عارضی، جلسہ کے دنوں تک ہی محدود نہیں ہوگا بلکہ ہمیشہ کے لئے تمام احمدیوں کے دلوں میں پیدا ہو جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید فطرت لوگ دین حق کے قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں اور اللہ کے فضل سے ان ممالک کے شامل ہونے والوں کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے۔ افریقہ میں لاکھوں کی تعداد میں ہر سال بیعتیں ہو رہی ہیں اور اب دنیا میں اللہ تعالیٰ نے دلوں کو پھیرنے کے لئے ایک ہوا چلائی ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود کے ساتھ کئے گئے اپنے وعدوں کو پورا فرما رہا ہے۔ جماعت کی ترقی ہم پر یہ ذمہ داری ڈال رہی ہے کہ اپنے تقویٰ کے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں اور دنیا کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنے دلوں میں معرفت الٰہی کے راستے بنانے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ وہ وقت آئے گا جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ کو ہم نے پورا ہوتا دیکھنا شروع کر دیا ہے۔ پس ہمارا اور ہماری اولادوں کا یہ فرض ہے کہ جب لوگ حضرت مسیح موعود کو شناخت کرتے ہوئے سلسلہ میں داخل ہوں تو پہلوں کے پاک نمونے اور معرفت الٰہی ان کی تربیت کے لئے پہلے سے تیار ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے یہ ہم پر ذمہ داری ڈالی ہے کہ ہم دین حق کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں اور آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ سے دنیا کو آگاہ کریں تا کہ دنیا سے فتنہ و فساد اور شر دور ہو اور امن و آشتی اور پیار و محبت اور صلح کی فضا پیدا ہو، تمام دنیا اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرنے والی ہو۔

فرمایا کہ آج سے ایک سال قبل 27 مئی 2008ء کو جو عہد آپ نے میرے ساتھ دوہرایا تھا جس میں اشاعت دین، خلافت احمدیہ سے اخلاص و وفا اور نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کی بات نمایاں تھی، اس عہد کی دوبارہ جگالی کریں اور جائزہ لیں کہ کیا وہ جذباتی حالت تھی یا ہم نے اس ایک سال میں اس عہد کو پورا کرنے کی کوئی کوشش بھی کی ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے دعائیہ الفاظ دوہرائے کہ خدا تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو اجر عظیم بخشے، ان پر رحم کرے، ان کی مشکلات اور اضطراب کی حالت ان پر آسان کر دیوے، ان کے ہم و غم دور فرمائے، ان کو ہر تکلیف سے مخلصی عنایت کرے، ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ انہیں اٹھا جن پر تیرا خاص فضل و رحم ہے۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطا اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول فرما۔

حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ یہ جلسہ محدود اور مختصر تعداد پر مشتمل تھا۔ اس میں کل حاضری تقریباً 6 ہزار کے قریب ہے۔ 11 ممالک سے 50 کے قریب مہمان بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ ہندوستان کی دور دراز کی جماعتوں سے بھی لمبا سفر کر کے لوگ اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس لحاظ سے بڑی اچھی حاضری ہوئی ہے۔ حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ دعا کے بعد بعض زبانوں میں نظمیں، قصیدہ اور ترانے گروپس کی شکل میں پیش کئے گئے اور حضور انور نہایت دلچسپی اور توجہ کے ساتھ ڈائس پر کھڑے سنتے رہے اور پھر السلام علیکم کہہ کر ہال سے روانہ ہوگئے۔

☆……☆……☆

سورۃ فاتحہ کا ایک منظوم تاثر

رواں ہے تری حمد کا میرے پیارے مرے لب پہ صاف اور شفاف دھارا
تری ذات ہے سب جہانوں کی والی، تری ذات ہے بے کسوں کا سہارا

تصدق تری شان رحمانیت کے، کہ بخشا ہے خود تو نے الفت کا جذبہ
وگرنہ کہاں میں کہاں ذات تیری، تیرا یہ بھی احساں ہے پروردگار

بدل دے مری ظلمت شام غم کو کبھی نور صبح مسرت میں مولا
میں قرباں تری جلوہ سامانیوں کے، محبت کا کوئی دکھادے نظارا

تجھے واسطہ ہے تری احدیت کا مجھے واقف رمز توحید کر دے
مٹا دے جو ہے نقش باطل دوئی کا۔ من و تو کے پردے ہوں سب پارا پارا

ضلالت کی تاریکیوں سے بچا کرٗ مجھے راہِ حق پر چلاتا چلا چل
مجھے اپنے عُشاق کے ساتھ کر دے، چمکتا رہے میری قسمت کا تارا

نگاہِ کرم ہو کبھی اس طرف بھی، ادھر بھی کبھی گوشۂ چشم رحمت
بڑی دیر سے تیرے در پر کھڑا ہے ترا اشرفؔ بیکس و بے سہارا

محمد شفیع اشرفؔ

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت اسامہ بن زیدؓ

نام و نسب

حضرت اسامہؓ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہؓ کے فرزند تھے۔ زید یمن کے معزز قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ انہیں غلام بنا کر عرب کے مشہور میلہ ''عکاظ'' میں بیچا گیا۔ حضرت حکیمؓ بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کے لئے خریدا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے شادی کے بعد زیدؓ کو آنحضرت ﷺ کے سپرد کر دیا۔

قبول اسلام اور محبت رسولؐ

زید بن حارثہؓ غلاموں میں سے سب سے پہلے اسلام لائے۔ جب ان کے والدین انہیں تلاش کرتے کرتے مکہ پہنچے اور آنحضور ﷺ سے عرض کی کہ زیدؓ کو گھر جانے کی اجازت دی جائے تو آپ نے انہیں کو بلا کر اختیار دیا کہ چاہو تو والدین کے ساتھ چلے جاؤ اور چاہو تو میرے پاس رہو۔ زیدؓ کا دل رسول عربی ﷺ کا غلام ہو چکا تھا۔ بے اختیار بول اٹھے۔ ''خدا کی قسم میں آپ پر ہرگز کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔''

چنانچہ آنحضرت ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا بلکہ انہیں اپنا منہ بولا بیٹا (لے پالک) بنا لیا اور آپ زید بن حارثہؓ کے بجائے زید بن محمدؐ کہلانے لگے۔ (آیت اُدعُوھُم لِآبَائِھِم (الاحزاب:6) کے نازل ہونے پر آپ کو پھر زیدؓ بن حارثہ کہا جانے لگا)۔

آنحضرت ﷺ نے زید سے فرمایا تھا کہ اے زیدؓ تو ہمارا بھائی اور آزاد کردہ ہے۔ (1)

اسامہؓ کی والدہ رسول خدا ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ کی کنیز تھیں نام برکہ تھا۔ ام ایمن کی کنیت سے مشہور تھیں۔ انہیں بھی کچھ عرصہ بطور آیا اور کھلائی رسول کریم ﷺ کی دیکھ بھال اور پرورش کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ جب حضرت آمنہ یثرب میں رسولؐ اللہ کے ننھیال ملنے تشریف لے گئیں تو ام ایمنؓ ساتھ تھیں۔ واپسی سفر پر ابواء مقام میں حضرت آمنہؓ کی وفات ہوئی۔ حضرت امّ ایمنؓ نے ہی اس یتیم لیکن عظیم الشان بچے کو مکہ میں لا کر ان کے دادا عبدالمطلب کے سپرد کیا تھا۔

رسولؐ اللہ ام ایمنؓ کو اماں کہہ کر پکارتے تھے۔ ایک دفعہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جنتی عورت سے شادی کرنا چاہے تو ام ایمنؓ سے کر لے۔ حضرت زید بن حارثہؓ نے یہ سنا تو ان کے ساتھ نکاح کر لیا۔ پھر ان کے بطن سے اسامہؓ پیدا ہوئے۔ یہ سارا خاندان رسولؐ اللہ کا منظور نظر تھا۔ (2)

غلام زادے سے محبت

اسامہؓ اور زیدؓ کی خوش قسمتی ملاحظہ ہو کہ دونوں کو حبِّ رسول ﷺ یعنی رسول اللہؐ کے محبوب کا لقب دربار نبویؐ سے ملا۔ حضرت اسامہؓ کی کنیت ابو محمدؐ اور ابو زید بھی مشہور تھی۔ حضرت اسامہؓ نے تو اپنی انگوٹھی پر بھی حبِّ رسول کندہ کروایا تھا یعنی رسولؐ اللہ کا پیارا۔

آنحضرت ﷺ کو اسامہؓ سے خاص محبت تھی۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اسامہؓ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے سوائے (میری بیٹی) فاطمہؓ کے''۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ: ''اسامہؓ ہمارے دروازے کی دہلیز پر ٹھوکر کھا کر گر پڑے، چوٹ آئی، خون پھوٹ پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خون صاف کرنے کو فرمایا۔ میں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور کراہت محسوس کی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بوسہ دیا اور خود اپنے ہاتھ سے خون صاف کیا اور فرمایا اگر اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اسے عمدہ پوشاک و لباس پہناتا اور زیور سے آراستہ کرتا۔''

غالباً یہ اس کے بعد کا واقعہ ہوگا جو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے اسامہؓ کی ناک صاف کرنا چاہی۔ میں نے عرض کی رسول اللہ ﷺ چھوڑیئے میں کر دیتی ہوں۔ فرمایا عائشہؓ اسامہ سے محبت کیا کرو میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں''۔ (3)

خود اسامہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ انہیں اور حضرت حسینؓ کو دونوں رانوں پر بٹھا لیتے اور فرماتے ''اے اللہ ان دونوں سے محبت کر میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں''۔ رسول کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات سے واپسی پر تاخیر کی آپ کسی کا انتظار فرما رہے تھے کچھ دیر بعد ایک سیاہ فام لڑکا آیا تو پتہ چلا کہ اسامہؓ بن زید کا انتظار تھا۔ اہل یمن کہنے لگے کیا اس کی خاطر ہم روکے گئے۔

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی آپ سے محبت کا سلوک فرماتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اسامہؓ کا وظیفہ پانچ ہزار اور اپنے بیٹے کا دو ہزار مقرر کیا۔ حضرت ابن عمرؓ نے پوچھا آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت دی ہے حالانکہ میں ان غزوات میں بھی شریک ہوا جن میں وہ شریک نہ ہو سکے انہوں نے فرمایا اسامہ رسول اللہ ﷺ کو تم سے زیادہ پیارا تھا اور اس کا باپ رسول اللہ ﷺ کو تمہارے باپ سے زیادہ پیارا تھا۔ اس وجہ سے میں نے اسے تم پر ترجیح دی۔

لیکن یہ محبت محض للہ تھی کبھی احکام الٰہی میں روک نہیں بنی۔ چنانچہ ایک دفعہ قبیلہ مخزوم کی ایک معزز عورت نے چوری کی اس کی شرعی سزا ہاتھ کاٹنا تھی۔ جو قبیلہ کے لئے بے عزتی کا باعث تھی۔ لوگوں نے سوچا کہ رسول اللہ ﷺ سے کون سفارش کرے۔ بالآخر اس نتیجہ پر پہنچے کہ اسامہؓ کے سوا اور کوئی یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ وہ رسول خدا ﷺ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں۔ چنانچہ اسامہؓ کو بھجا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے نہایت درجہ عدل کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسامہؓ کو ڈانٹ دیا اور فرمایا ''اسامہؓ! کیا تو اللہ کی حدود کے بارہ میں سفارش کرتا ہے۔ بنی اسرائیل میں کوئی معزز چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتا اور اگر کمزور ایسا کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے پس اگر اس عورت کی جگہ میری بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا''۔ (4)

دینی خدمات

حضرت زیدؓ 9ھ میں جنگ موتہ میں رومی سرحد پر شہید ہو گئے۔ آنحضرتؐ نے وفات سے قبل رومیوں کے مقابلہ کے لئے جو لشکر تیار کیا اس کا امیر حضرت اسامہؓ کو مقرر فرمایا۔ اس لشکر میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ایسے کبار صحابہ بھی شامل تھے۔ اسامہؓ اس وقت اٹھارہ برس کے تھے۔ اس لشکر کا پڑاؤ جرف مقام پر تھا (جو مدینہ کے قریب ہی ہے)۔ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے اور یہی بیماری مرض الموت ثابت ہوئی۔ چنانچہ رسولؐ اللہ کی علالت کے پیش نظر یہ لشکر روک دیا گیا۔ اسامہ جرف سے ملاقات کو آئے۔ رسولؐ اللہ خاموش تھے۔ بات نہ کرتے تھے۔ اسامہؓ کہتے ہیں ''جب میں حاضر ہوا تو رسولؐ اللہ نے دونوں ہاتھ مجھ پر رکھے اور پھر دونوں ہاتھ اٹھائے۔ میں جانتا ہوں کہ رسولؐ اللہ میرے لئے دعا فرما رہے تھے''۔

سبحان اللہ آقا کی غلام پر شفقت کا عجیب عالم ہے کہ مرض الموت میں بھی اس یتیم بچہ کے لئے دعا گو ہیں۔ دراصل یہ آپؐ کی طبعی محبت کا اظہار تھا۔ (5)

حضرت زیدؓ کی شہادت پر اسامہؓ کی بہن کو رسول اللہ ﷺ نے روتے دیکھا تو آپؐ بھی رو پڑے تھے۔ سعدؓ بن عبادہ نے عرض کی رسول اللہ ﷺ یہ کیا؟ فرمایا یہ جذبہ محبت ہے۔

غزوات میں شرکت

آنحضرتؐ کے زمانہ میں حضرت اسامہؓ کم سن تھے۔ تاہم آپ کو بھی بعض لڑائیوں میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ چنانچہ ان کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک لڑائی کے موقع پر ایک کافر سامنے آیا۔ جب اسامہؓ وار کرنے لگے تو اس نے کلمہ شہادت پڑھ دیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت اسامہؓ نے اسے قتل کر دیا کہ موت کے ڈر سے کلمہ پڑھا ہے۔ حضرت اسامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول پاکؐ کے پاس اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کیا اس شخص کے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد تو نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی رسولؐ اللہ اس نے تو محض بچنے کی خاطر کلمہ پڑھا تھا۔ فرمایا کہ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا۔ اور پھر فرمایا کہ کیا تو نے اسے کلمہ شہادت پڑھنے کے باوجود قتل کر دیا؟

اسامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فقرہ (ناراضگی کے عالم میں) اتنی بار دوہرایا کہ میں نے چاہا کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا۔ آج اسلام لاتا تو یہ غلطی سرزد نہ ہوتی اور رسول اللہ ﷺ کی اس ناراضگی سے بچ جاتا۔ (6)

اسامہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے عہد کر لیا کہ آئندہ کبھی کسی شخص کو جو لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھے گا۔ قتل نہیں کروں گا۔ اسی لئے آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں ان کے ساتھ جنگوں میں شامل نہ ہوئے اور یہی وجہ پیش کی کہ مبادا جنگ میں کسی کلمہ پڑھنے والے شخص کو قتل کر بیٹھوں۔

آپ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد ایام فتن دیکھے، لیکن فتنوں سے علیحدہ رہے اور یہ زمانہ الگ تھلگ گزار دیا۔ علی بن خشرم کہتے ہیں کہ میں نے امام وکیع سے پوچھا کہ فتنہ میں کون محفوظ رہا تو فرمانے لگے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں سے جو معروف لوگ فتنہ سے محفوظ رہے وہ چار ہیں۔ سعدؓ بن مالک، عبداللہؓ بن عمر، محمدؓ بن مسلمہ اور اسامہؓ بن زید۔ (7)

امیر لشکر

آنحضرت ﷺ نے جب اٹھارہ برس کی عمر میں حضرت اسامہؓ کو امیر لشکر مقرر فرمایا تو بعض لوگوں نے کم سن اور غلام کا لڑکا ہونے کی وجہ سے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ آنحضرتؐ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''تم اسامہ پر عیب لگاتے ہو اور اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو اس سے پہلے تم نے اس کے باپ کے بارہ میں بھی ایسا ہی کیا تھا۔ حالانکہ وہ امارت کا اہل تھا اور تمام لوگوں سے زیادہ وہ مجھے محبوب تھا اور اب اس کا یہ بیٹا اس کے بعد مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا ہے۔ پس اس کے بارہ میں تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہوں۔ وہ تمہارے نیک لوگوں میں سے ہے۔'' (8)

نیز رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں اسامہؓ کے زیر قیادت لشکر کی روانگی کی وصیت فرمائی۔

چنانچہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ خلیفہ اوّل نے لشکر روانہ کرنے کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت عمرؓ نے رائے پیش کی کہ ان نازک حالات میں جبکہ نومسلم مرتد ہو چکے ہیں اور بہتیرے زکوٰۃ سے منکر ہیں۔ اندرونی انتشار کو فرو کرنے کے بعد یہ لشکر روانہ کیا جائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے نہایت جلال سے فرمایا ''خدا کی قسم اگر مدینہ کی گلیوں میں کتے عورتوں کو گھسیٹتے پھریں تو بھی اسامہ کے لشکر کو نہیں روکوں گا۔ کیا قحافہ کا بیٹا ابوبکر خلیفہ بنتے ہی پہلا کام یہ کرے کہ رسول اللہ ﷺ کا قائم کردہ لشکر روک دے''۔

چنانچہ ان نازک حالات میں حضرت ابوبکرؓ نے اسامہؓ کے لشکر کو روانہ فرما دیا۔ آپ شہر کے باہر تک الوداع کرنے ساتھ گئے۔ اسامہؓ گھوڑے پر سوار تھے

اور خلیفۃ الرسولؐ حضرت ابوبکرؓ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ تب حضرت ابوبکرؓ نے اسامہؓ سے کہا ''اگر مناسب سمجھو تو عمرؓ کو میری مدد کے لئے پیچھے چھوڑ دو۔''

چنانچہ حضرت اسامہؓ نے حضرت عمرؓ کو بخوشی اجازت دے دی۔ اسی موقع پر بعض لوگوں نے پھر اسامہؓ کی امارت پر اعتراض کیا اور حضرت ابوبکرؓ سے عرض کی کہ امیر لشکر کسی تجربہ کار شخص کو بنایا جائے۔ جبکہ لشکر میں بے شمار ایسے لوگ موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے جسے قائد مقرر فرمایا تھا، وہی اس لشکر کا امیر ہوگا۔ حضرت عمرؓ خلیفہ ہوگئے مگر پھر بھی جب حضرت اسامہؓ سے ملتے تو فرماتے اے امیر! آپ پر سلامتی ہو۔ اسامہؓ کہتے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے آپ میرے جیسے غلام کیلئے یہ الفاظ استعمال فرماتے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے میں تو آپ کو تاحیات امیر کہتا رہوں گا کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو آپ ہی ہم پر امیر مقرر تھے۔(9)

رسول اللہ کے وصال کے وقت حضرت اسامہ کی عمر قریباً 18، 20 سال تھی۔ آپ نے براہ راست آنحضرت ﷺ سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔ اپنے والد زید بن حارثہؓ اور والدہ ام ایمنؓ سے بھی اور آپ سے دو بیٹوں حسن اور محمد کے علاوہ حضرت ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ، عروہ بن زبیرؓ، حسن بصریؒ، عبیداللہ بن عبداللہؓ، ابوعثمان الہندی وغیرہم روایت کرتے ہیں۔ آپ کا سینہ اقوال النبیؐ کا خزینہ تھا۔ بڑے بڑے صحابہ کو جس بات پر شک ہوتا ان کی طرف رجوع کرتے۔ آخری عمر میں آپ دمشق کی ایک بستی مزہ میں کچھ عرصہ سکونت پذیر رہے پھر وادی القریٰ میں کچھ عرصہ ٹھہرے۔ آخر میں مدینہ تشریف لائے اور حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جرف کے مقام پر 54 ہجری میں قریباً 64 سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ بعض کے نزدیک آپ کا سن وفات 85 ہجری ہے جبکہ معاویہؓ کا عہد امارت تھا۔ جنازہ مدینہ لایا گیا اور یہیں دفن ہوئے۔(10)

حوالہ جات:

1- اصابہ جز3 ص25
2- بخاری کتاب المناقب (زیدؓ)، مجمع الزوائد جلد9 ص258، ترمذی مناقب اسامہؓ
3- استیعاب جلد1 ص170، اسد الغابہ جلد1 ص65
4- استیعاب جلد 1 ص 170، بخاری کتاب المناقب باب ذکر اسامہؓ
5- منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد5 ص316
6- بخاری کتاب المغازی
7- اسد الغابہ جلد1 ص65، اصابہ جز1 ص29
8- مسلم فضائل الصحابہ باب فضائل زیدؓ و اسامہؓ
9- تاریخ ابن اثیر جز1 ص 2 4 1، سیرت الحلبیہ منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد جلد5 ص135
10- اصابہ جز1 ص29

مکرم کرنل (ر) بشارت احمد سیٹھی صاحب

دعا کی اہمیت

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت پر منتخب ہونے کے بعد جس بات پر سب سے زیادہ زور دیا وہ دعا تھی۔ آپ نے فرمایا دعائیں کرو، دعائیں کرو، دعائیں کرو۔ اس حکم کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے فدایان حضرت مسیح موعود جن کے مقدس نام پر ہم سب ایک مسلک میں منسلک ہوئے ہیں، کو بہت دعائیں کرنی چاہئیں خاص طور پر غلبہ دین کے لئے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اے رسول ﷺ جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو کہہ دیجئے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں (ثبوت اس کا یہ ہے) کہ جب دعا کرنے والا مجھ کو پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں سو چاہئے کہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا ہدایت پائیں۔

دعا دراصل اس ازلی اور ابدی صداقت کے اظہار کا نام ہے کہ اللہ تعالیٰ اور محض اللہ تعالیٰ ہی ہمارا حقیقی کارساز، مشکل کشا اور حاجت روا ہے ہمیں جو کچھ بھی مل سکتا ہے اسی کے دروازے پر دستک دینے سے ملے گا اور اس ذات پاک کا دروازہ ایسا دروازہ ہے جہاں سے کسی کو دھتکارا نہیں جاتا۔ دنیا کی ساری الہامی کتابیں دعا کے فضائل سے پُر ہیں اور دعائیں مانگنا مقبولان بارگاہ الٰہی کا محبوب عمل رہا ہے۔

عہد نامہ عتیق زبور 35/10 میں ہے۔

صادق چلاتے ہیں اور خداوند سنتا ہے اور انہیں سارے دکھوں سے رہائی دیتا ہے۔ خداوند ان کے نزدیک ہے جو شکستہ دل ہیں۔

پھر عہد نامہ جدید انجیل متی 7/12 میں ہے۔

مانگو تو تمہیں دیا جائے گا، ڈھونڈو تو تم پاؤ گے دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لئے کھولا جائے گا کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

ادعونی استجب لکم

مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

اور اس ذات پاک کی مرضی یہ ہے کہ انسان مانگتا رہے اور وہ عطا کرتا رہے کیونکہ وہ مانگنے والے سے خوش ہوتا ہے اور نہ مانگنے والے سے ناخوش مگر دور حاضر کا انسان کتنا بدنصیب ہے کہ مادہ پرستی کا شکار ہو کر وہ دعا سے گریزاں ہے حالانکہ دعا ہمیشہ شکستہ دلوں کا سہارا، امید کا مرکز، فلاح و کامیابی کی ضامن اور دل کی طمانیت کا باعث رہی ہے۔

حضرت رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ دعا عبادت کا جوہر ہے۔ سچ ہے۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

پس ظاہر ہوا کہ دعا عبادت کا جوہر ہے۔ دعا غیر ممکن کو ممکن سے بدل سکتی ہے۔ گویا دعا انسانی فطرت کی آواز۔ احتیاج کا وسیلہ اظہار، عبودیت کی روح، عبادت کا جوہر، شکستہ دلوں کا مضبوط سہارا، بے یارومددگار کا مؤثر ترین ہتھیار، ہر درد کا درماں اور قلب پریشان کا یقینی ذریعہ اطمینان ہے۔

دراصل انسانوں کے قلب مضطرب کو ایک ہی بات اطمینان بخش سکتی ہے اور وہ ہے مالک حقیقی کی یاد۔

اچھی طرح یاد رکھو کہ اللہ کے ذکر سے دل سکون پاتے ہیں۔

انسان مصیبتوں کے ہجوم میں پریشان ہے لیکن جو پریشانیوں کو دور کرسکتا ہے اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ رحمت خداوندی، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو کی دعوت دیتی ہے لیکن انسان ہے کہ منہ پھیر کر نکل جاتا ہے۔

حالانکہ اجیب..... کا فرمان الٰہی مایوس انسانوں کا واحد سہارا ہے اور کتنا مضبوط سہارا۔ لیکن کمزور سہاروں کی طرف چلنے والا انسان ہر طرف متوجہ ہوتا ہے خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا حالانکہ دعا مانگنا عین انسانی فطرت ہے۔ چنانچہ جب ہم مبتلائے آلام ہوتے ہیں اور مصیبتیں ہمیں چاروں طرف سے آگھیرتی ہیں تو ہمارے ہاتھ دعا کے لئے بے اختیار اٹھ جاتے ہیں۔ دل مضطرب سے معاً الفاظ پکار بن کر نکلتے ہیں۔ بے ساختگی کے عالم میں نکلی ہوئی یہی آواز دعا کہلاتی ہے۔ مصیبت میں پکارنے کی جبلت ایک حقیقت ہے انسان اپنے اس جبلی ادراک کے تحت ایک برتر ہستی کے سامنے اپنے عجز کا اعتراف کرتا ہے اور اسے فریادرس سمجھ کر امداد اور اعانت کا طالب ہوتا ہے۔ دین فطرت کا ترجمان قرآن پاک بھی انسانی فطرت پر ان الفاظ میں روشنی ڈالتا ہے۔

جب انسان کو کوئی نقصان پہنچے تو اپنے پالنے والے کو پکارتا ہے اور ہمہ تن اسی کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتابوں میں مختلف طریقوں سے دعا کی ترغیب دی ہے اور قبول کرنے کا حتمی وعدہ بھی فرمایا ہے۔ پھر قرآن کریم کے مطابق پریشان حال کی پکار کون سنتا ہے اور کون مصیبت دور کرتا ہے۔ (سورۃ النمل:63)

فرمایا میں انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔

تمہارے رب نے فرمایا کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ (سورۃ المومنون:61)

پس انسان کو بروقت اللہ تعالیٰ کے فضل، رحم و کرم کی دعا کرنی چاہئے، قرآن کریم میں ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو۔

پریشان حال کی پکار کون سنتا ہے؟ اور کون مصیبت دور کرتا ہے۔

پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں جس کسی وقت وہ پکارتا ہے۔

پھر جب انسان سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ کیا وہ ہماری پکار سنتا بھی ہے یا نہیں؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذ سألك (-)

(سورۃ بقرہ:186)

اور پھر اللہ تعالیٰ نے بندوں کی دعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

ادعونی استجب لکم (سورۃ المومن:61)

پس انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کی دعا کرنی چاہئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا وعدہ اور کتنا شاندار اور پختہ وعدہ ہے۔

تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ میرا شکر ادا کرو اور ناشکرے نہ بنو۔ (سورۃ البقرہ:152)

دعا دراصل خدا اور بندے کے درمیان بالمشافہ عرض و معروض کرنے کا نام ہے شرک اور بدعت اور وسیلے بنانا غلط ہے صرف خدا سے دعا مانگنی چاہئے لیکن ترک عمل اور دعا پر انحصار غلط طریقہ ہے۔ پہلے پورا پورا کام کیا جائے پھر اللہ تعالیٰ کی مدد مانگی جائے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے کو تجویز بھی بتا دیتے ہیں دعا سے سنت الٰہی کے خلاف توقعات کرنا غلط ہے۔

دعا صرف بیت الذکر میں نہیں اللہ تعالیٰ کی بہترین عبادت من کے مندر میں ممکن ہے نہ عام پتھر اینٹ اور مندروں اور بیوت میں جہاں جس جگہ انسان چاہے دعا مانگ سکتا ہے۔ اس سے باجماعت نماز کی نفی نہیں باجماعت کا اپنا اجر ہے۔ دراصل دعا کا راستہ ہی نماز سے شروع ہوتا ہے اور دعا کا بہت اہم حصہ اللہ تعالیٰ سے نماز کے لئے راستہ کھولنا ہے۔ دنیا کی مصیبتیں اور دکھ دعا سے ہی دور ہوتے ہیں۔ دعا درحقیقت تلاش تدبیر کا نام بھی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کوئی راستہ نکال سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جن لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے ان میں سب سے اول خلیفہ وقت ہیں۔ دنیا میں اس وقت خلیفہ وقت ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نمائندہ ہیں اور جن کا اللہ تعالیٰ سے براہ راست تعلق ہے پھر ہم احمدی کتنے خوش قسمت کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہم کو مسیح موعود کے پاس گروہ میں شامل ہونے کی سعادت ملی اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم خلافت کے پاکیزہ نظام سے منسلک ہیں اور ہم میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلیفہ وقت موجود ہیں جو باوجود مختلف ملکوں، قوموں، رنگوں، نسلوں، زبانوں اور حالات کے ہم کو احمدیت کے جھنڈے تلے متحد کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کے نظام سے ہمیشہ منسلک رکھے۔

(آمین ثم آمین)

مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب

سوائن انفلوئنزا

سوائن فلو سانس کی بیماری ہے جسے ہاگ فلو (Hog Flu) یا پگ فلو (Pig Flu) بھی کہا جاتا ہے۔ اس بیماری کی وجہ ایک وائرس ہے جو سؤروں میں پایا جاتا ہے اور اس قسم کے وائرس کو سوائن انفلوئنزا وائرس یا SIV بھی کہا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کو اس کے نام ''سوائن فلو' پر اعتراض ہے کیونکہ صرف سؤر ہی اس کا محرک نہیں بلکہ یہ وائرس پرندوں، گھوڑوں، کتوں اور انسانوں میں بھی پایا جا سکتا ہے۔ اس لئے یہ وائرس کبھی برڈ فلو، ڈاگ فلو یا ہارس فلو کی شکل میں بھی ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسے ''میکسیکن فلو' یا ''نارتھ امریکن فلو' کا نام دینا چاہئے کیونکہ یہ ان ملکوں میں ظاہر ہوا ہے۔

وائرس

قبل اس کے کہ سوائن فلو کے بارہ میں کچھ کہا جائے بہتر ہوگا کہ سمجھا جائے کہ وائرس کیا ہوتا ہے اور وہ کیسے بیماریاں پھیلانے کی طاقت رکھتا ہے۔ بہت سی بیماریاں مختلف قسم کے جراثیموں سے پھیلتی ہیں۔ زیادہ تر بیماریاں بیکٹیریا اور وائرس کی وجہ سے پھیلتی ہیں۔ بیکٹیریا ہر جگہ پائے جاتے ہیں مثلاً پانی، مٹی اور ہوا میں۔ بیکٹیریا جسم میں بڑے ہوتے ہیں اور عام خردبین سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ بیکٹیریا عام طور پر ایک مکمل خلیہ یا Cell کی طرح ہوتے ہیں اور جسم میں داخل ہونے کے بعد مناسب ماحول ملنے پر خود بخود بڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور مختلف قسم کی اقسام کی بیماریوں کا باعث بن جاتے ہیں۔ تپ دق اور نمونیہ بیکٹیریا سے پھیلتے ہیں۔

وائرس بیکٹیریا کے مقابلہ میں بہت چھوٹا ہوتا ہے اور عام خردبین سے اسے دیکھا نہیں جا سکتا بلکہ صرف الیکٹرانک خردبین کی مدد سے دیکھا جا سکتا ہے۔ وائرس کی بناوٹ بیکٹیریا سے مختلف ہوتی ہے کہ یہ ایک مکمل خلیہ کی طرح نہیں ہوتا بلکہ اس میں تھوڑا سا جینیاتی مواد ہوتا ہے اور اس لئے اس کی افزائش کے لئے لازمی ہے کہ وہ کسی حیوانی جسم میں داخل ہو کر اپنی خوراک حاصل کرے اور دوسرے خلیات کے ساتھ مل کر ہی اس کی افزائش ہوسکتی ہے۔ اس لئے وائرس دوسرے خلیات میں داخل ہو کر ان کے Enzymes یا کیمیاوی مادوں کے ساتھ مل کر اپنے نامکمل جینیاتی نظام کو مکمل کر سکتا ہے اور پھر بہت جلد بڑھنا شروع کر دیتا ہے اور بہت تیزی سے نئے وائرس تیار ہو جاتے ہیں۔ جن خلیات میں وائرس داخل ہو کر بڑھنا شروع کر دیتے ہیں وہ خلیات بہت جلد بیکار ہو کر پھٹ جاتے ہیں۔ اس طرح نئے پیدا شدہ وائرس دوسرے خلیات پر حملہ کرنا شروع کر دیتے ہیں اور انہیں بھی ناکارہ بنا دیتے ہیں۔ جب بہت سے خلیات بے کار ہو جاتے ہیں تو بیماری کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ وائرس بہت تیزی سے پھیلنے کی خاصیت رکھتے ہیں اور بعض دفعہ بہت تباہ کن بیماریاں پھیلا کر بے شمار اموات کا باعث بن سکتے ہیں۔ جراثیم کش ادویات یعنی Antibiotics وائرس پر اثر انداز نہیں ہوتیں۔ صرف ویکسین ان پر اثر انداز ہوسکتی ہیں اور ان کے خلاف جسم میں قوتِ مدافعت پیدا کر سکتی ہیں۔ وائرس اس لئے بھی مہلک ثابت ہوسکتے ہیں کہ بعض دفعہ وہ اپنی ماہیت اور ساخت بدل لیتے ہیں جن کے خلاف جسم میں دفاع کی صلاحیت پیدا نہیں ہوسکتی اور اس طرح وہ بڑی تیزی کے ساتھ بیماریاں پھیلا سکتے ہیں۔ عام موسمی فلو، چکن پاکس اور ایڈز وائرس سے ہی پھیلتے ہیں۔

انسانی فلو وائرس کی تین اقسام ہیں انفلوئنزا وائرس اے، بی اور سی۔ انفلوئنزا وائرس A عام طور پر سؤروں میں بھی پایا جاتا ہے لیکن وائرس C بہت کم پایا جاتا ہے۔ انفلوئنزا وائرس B سؤروں میں نہیں پایا گیا۔ ان سب وائرس کی لیبارٹری میں شناخت کی جاسکتی ہے۔

سوائن فلو

سوائن فلو عام طور پر امریکہ کے مغربی علاقوں، میکسیکو، کینیڈا، ساؤتھ امریکہ کے ممالک، یورپ بشمول انگلستان، اٹلی، سویڈن، کینیا، چین، جاپان اور تائیوان اور مشرقی ایشیا کے ممالک میں پایا جاتا ہے۔ سوائن فلو عام طور پر انسانوں میں نہیں پایا جاتا لیکن جو لوگ سؤروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں انہیں سوائن فلو ہونے کا خطرہ ہوتا ہے خاص طور پر جو ایک لمبا عرصہ تک یہ کام کرتے رہتے ہیں۔ اگر وائرس میں ایسی تبدیلی آچکی ہو جو سؤروں اور انسانوں دونوں کو متاثر کر سکے تو انسان بھی اس کا شکار ہو سکتے ہیں اور یہ فلو ایک انسان سے دوسرے انسان کو لگ سکتا ہے۔

2009ء میں ظاہر ہونے والا فلو ''سوائن فلو' کہلایا گیا ہے مگر حقیقت میں یہ سوائن فلو نہیں۔ اصل میں انفلوئنزا وائرس A کی ایک قسم ہے جسے H1N1 کا نام دیا گیا ہے جو صرف سؤروں سے نہیں منتقل ہوا بلکہ اس کا ایک حصہ انسانی فلو وائرس اور ایک حصہ برڈ فلو یعنی پرندوں کے وائرس سے اور دو حصے سؤروں کے فلو وائرس سے مرکب ہو کر یہ ایک نئی قسم کا وائرس بن گیا ہے۔ یہ وائرس بڑی آسانی سے ایک انسان سے دوسرے انسانوں میں منتقل ہونے کی خاصیت رکھتا ہے جو ساری دنیا کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ بن سکتا ہے۔

انفلوئنزا وائرس اے اور اس کی دوسری اقسام مثلاً H1N1,H1N2,H3N1,H3N2,H2N3 فلو پھیلا سکتے ہیں۔ ان میں سے وائرس کی بعض قسمیں عام طور پر دنیا میں پھیلتی رہتی ہیں۔ 1998ء میں امریکہ کے سؤروں میں H1N1 قسم کا وائرس زیادہ پایا جاتا تھا مگر بعد میں H3N2 زیادہ تعداد میں پایا گیا۔ یاد رہے کہ H1N1 وہی وائرس ہے جو عام طور پر ہر موسم میں فلو پھیلاتا رہتا ہے مگر اس دفعہ والا یہ وائرس انسانوں، پرندوں اور سؤروں تینوں کو متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

سوائن فلو کی تاریخ

1918-1919ء میں سپین میں انسانی فلو نے بڑی تباہی مچائی تھی۔ اس وقت تقریباً 50 ملین لوگوں کی اموات ہوئیں تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ موجودہ H1N1 وائرس 1918ء کے سپین کے وائرس کی نسل میں سے ہے جو نہ صرف سؤروں میں منتقل ہوا بلکہ انسانوں میں بھی بیسویں صدی میں وقتاً فوقتاً ظاہر ہو کر فلو پھیلاتا رہا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ سؤروں سے براہِ راست انسانوں میں یہ وائرس عام طور پر منتقل نہیں ہوتا۔ 2005ء تا 2008ء امریکہ میں صرف بارہ افراد کو اس قسم کا فلو ہوا۔

فلو وائرس میڈیکل سائنس کے لئے ایک عجوبہ اور چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ لگاتار اپنی ماہیت اور خاصیت بدلتا رہتا ہے اور انسانی جسم کی قوتِ مدافعت کو بڑی آسانی سے دھوکہ دینے کی اہلیت رکھتا ہے۔ جب انسان پر فلو وائرس حملہ کرتا ہے تو اس کے جسم میں وائرس کے خلاف antibodies پیدا ہو جاتی ہیں جو قوت مدافعت کا کام کرتی ہیں۔ جب وہی وائرس دوبارہ انسانی جسم میں داخل ہوتا ہے تو وہ antibodies اس وائرس کو ناکارہ بنا دیتی ہیں اور اس کے بد اثرات سے محفوظ کر دیتی ہیں۔ بعض دفعہ وائرس ہر دو یا تین سال کے بعد اپنی ماہیت تبدیل کر لیتے ہیں اور جب تبدیل شدہ صورت میں انسان پر حملہ کرتے ہیں تو اس کے خلاف انسانی جسم میں قوتِ مدافعت نہ ہونے کی وجہ سے وہ بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ تبدیل شدہ وائرس اتنی شدت سے حملہ کرتا ہے کہ وہ جسم کے نظامِ مدافعت کو بالکل ناکارہ بنا کر رکھ دیتا ہے اور اس کی وجہ سے بڑے پیمانے پر تباہی پھیلتی ہے۔ سپین کے فلو کے وقت میں یہی ہوا کہ پہلے دور میں فلو کا حملہ اتنا تباہ کن نہیں تھا مگر اس کے دوسرے دور نے بڑے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلا کر رکھ دی۔

1957ء میں ''ایشین فلو' نے امریکہ میں 45 ملین لوگوں کو متاثر کیا اور ستر ہزار سے زائد اموات ہوئیں اور دنیا بھر میں بیس لاکھ لوگ لقمہ اجل بن گئے۔ 1968-1969ء میں ہانگ کانگ فلو نے بھی بڑی تباہی مچائی۔ 1976ء میں بھی سوائن فلو ظاہر ہوا اور پانچ سو امریکی فوجی اس کا شکار ہوئے مگر جلد ہی سوائن فلو ختم ہو گیا۔ امریکہ میں اس کے بعد بھی سوائن فلو کے اکا دکا واقعات ہوتے رہے ہیں مگر جلد ہی ختم بھی ہو جاتے رہے ہیں۔ ان سب واقعات میں انسانوں نے سؤروں سے بیماری پکڑی مگر ایسی نہ تھی کہ انسانوں سے انسانوں میں منتقل ہوسکے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ 2009ء میں جو فلو میکسیکو میں ظاہر ہوا ہے کیا وہ پہلے فلو کے واقعات سے مختلف ہے اور کیا یہ زیادہ تباہی پھیلانے والا وائرس ہے۔ اس پر تحقیق ہو رہی ہے مگر حتمی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ ہوسکتا ہے کہ جو وائرس میکسیکو میں ظاہر ہوا ہے وہ عام قسم کی بجائے ایک مختلف قسم کا مرکب وائرس ہو۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میکسیکو کا وائرس اپنی خاصیت کے لحاظ سے بالکل ہی مختلف ہو۔ ایک یہ بھی خیال ہے کہ جو لوگ میکسیکو میں اس وائرس سے متاثر ہوئے ہیں انہوں نے علاج کے لئے بہت دیر سے رجوع کیا ہو۔

میکسیکو میں ظاہر ہونے والا فلو پہلی دفعہ ایک ایسے ٹاؤن میں ظاہر ہوا ہے جس کا نام La Gloria ہے۔ مارچ تا اپریل اس فلو نے وہاں کے ساٹھ فیصد افراد کو متاثر کیا ہے۔ اس ٹاؤن کے پاس ہی سؤروں کا ایک بہت بڑا فارم ہے جہاں ہر سال دس لاکھ سؤروں کی پرورش اور ان کی خرید و فرخت کی جاتی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سؤروں کے اس فارم سے فلو وائرس کا آغاز ہوا ہے گو اس کے مالکان اس بات سے انکار کرتے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ وہ ہر سال تمام سؤروں کو ویکسین لگاتے ہیں۔ اس کے بعد میکسیکو سٹی اور پھر امریکہ میں بھی لوگ اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ مارچ تا اپریل 2009ء میں میکسیکو اور امریکہ میں ایک ہزار فلو کے مریضوں کی تشخیص کی جا چکی ہے۔

6 مئی 2009ء کی اطلاع کے مطابق دنیا بھر میں 22 ممالک اس فلو سے متاثر ہو چکے ہیں اور 1516 افراد کی تشخیص سے ثابت ہو چکا ہے کہ انہیں سوائن فلو ہو گیا ہے۔ اب تک تیس اموات اس فلو سے ہو چکی ہیں۔ انگلستان میں 32 افراد میں ثابت ہو چکا ہے کہ وہ اس فلو کا شکار ہو چکے ہیں۔

کیا سوائن فلو کو روکا جا سکتا ہے؟ یہ سوال ہر ایک کے ذہن میں پیدا ہو رہا ہے۔ ہوائی سفر کے اس دور میں جب کہ دنیا بہت حد تک سمٹ چکی ہے یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ اب اس کی روک تھام بہت مشکل ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کا خیال ہے کہ ہوائی سفر کی پابندیوں کے باوجود اس وائرس کو پھیلنے سے روکنا مشکل ہے۔ اگر سفر سے آنے والوں کا معائنہ بھی کیا جائے تو تب بھی مشکل ہو گا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس وقت ان پر وائرس حملہ کر چکا ہو مگر ابھی فلو کے آثار ظاہر نہ ہوئے ہوں۔ بہرحال یہ پریشان صورتِ حال ہے اور حکومتوں کے لئے ایک بہت بڑا مسئلہ۔

سوائن فلو کی علامات

فلو عام طور پر سانس کی بیماری ہے اور اس کی

علامات وہی ہیں جو عام موسمی فلو کی شکل میں ہوتی ہیں مثلاً چھینکوں کا آنا، ناک کا بہنا، گلے میں خراش کی شکایت، کھانسی اور ہلکا سا بخار کا ہونا۔ اس کے علاوہ بھوک کی کمی، سر درد، تھکاوٹ اور جسم میں ہلکی ہلکی دردوں کا ہونا بھی ظاہر ہوسکتا ہے۔ 2009ء کے فلو میں متلی، قے اور اسہال بھی علامتوں کے طور پر ظاہر ہوئے ہیں۔ یہ بات لازمی طور پر یاد رکھنی چاہئے کہ ہر کسی میں مندرجہ بالا علامات کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اسے سوائن فلو ہو گیا ہے ہوسکتا ہے کہ اسے عام موسمی فلو ہو یا الرجی مثلاً Hay Fever ہی ہو۔ سوائن فلو تب تشخیص کیا جا سکتا ہے کہ مندرجہ بالا علامات کے ساتھ لیبارٹری میں ٹیسٹ کے نتیجہ میں وائرس کی موجودگی ثابت ہو چکی ہو۔ اگر کسی کو سوائن فلو ہو گیا ہو تو پہلے پانچ دنوں میں دوسروں کو متاثر کرنے کی بہت اہلیت ہوتی ہے اس کے بعد عام طور پر کم ہو جاتی ہے۔

احتیاطی تدابیر

1۔ اگر کسی میں فلو کی علامات ظاہر ہوں اور وہ کسی ایسے مقام سے آیا ہو یا ایسے لوگوں سے رابطہ رہا ہو جہاں فلو وائرس پھیلا ہو تو اسے فوری طور پر طبی مشورہ حاصل کرنا چاہئے۔

2۔ اگر کسی کو شک ہو کہ اسے سوائن فلو ہو چکا ہے تو اسے ڈاکٹر کے کلینک میں نہیں جانا چاہئے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس سے دوسروں کو لگ جائے اس لئے چاہئے کہ ڈاکٹر اسے گھر میں آکر دیکھ لے۔

3۔ ان حالات میں کہا جاتا ہے کہ جن کو فلو ہو چکا ہو ان سے قریبی رابطہ سے بچنا چاہئے۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ بات کرتے ہوئے کم از کم چھ فٹ کا فاصلہ ہونا چاہئے۔

4۔ چھینکنے اور کھانسی کے وقت منہ اور ناک کو کسی ٹشو پیپر سے ڈھانپ لینا چاہئے اور جتنی جلد ہو سکے اسے تلف کر دینا چاہئے۔

5۔ کوشش کی جانی چاہئے کہ ناک، منہ اور آنکھوں کو انگلیوں سے نہ چھوا جائے تاکہ وائرس منہ، ناک اور آنکھوں کے رستے جسم میں نہ داخل ہو جائے۔

6۔ ہاتھوں کو بار بار صابن اور پانی سے دھونا چاہئے تاکہ وائرس پھیل نہ سکے۔

7۔ دروازوں کے ہینڈل اور میزوں اور شیلفوں کی سطح کو صاف کرتے رہنا چاہئے تاکہ وائرس پھیل نہ سکے۔

8۔ اگر ماسک دستیاب ہوں تو ان کا استعمال وائرس کے پھیلاؤ میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

سوائن فلو کا علاج

جراثیم کش ادویات یعنی Antibiotics وائرس پر اثر نہیں کرتیں۔ لیکن دو ادویات یعنی Tamiflu اور Relenza سوائن فلو کے علاج کے لئے مفید ہیں۔ یہ ادویات فلو کے اثر کو کم کرتی ہیں اور مریض جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ ان ادویات کے استعمال سے مرض کی پیچیدگیاں بھی کم ہو سکتی ہیں۔ انگلستان میں احتیاطی طور پر Tamiflu کو سٹاک کیا گیا ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو لوگوں کو عام مل سکے۔ یہ دونوں ادویات تبھی مفید ہو سکتی ہیں اگر علامات ظاہر ہونے کے فوری بعد شروع کر دی جائیں۔

ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ جو ویکسین عام طور پر استعمال کی جاتی ہے وہ کس حد تک سوائن فلو کو روکنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ نئی ویکسین کے تیار ہونے میں جو کہ سوائن فلو وائرس پر اثر کر سکے اس کی تیاری اور مارکیٹ میں آنے میں کم از کم چار ماہ لگ سکتے ہیں۔ 1976ء میں امریکہ میں سوائن فلو کے خلاف ایک ویکسین تیار کی گئی تھی جس کے بہت شدید مضر اثرات سامنے آئے تھے اور بعض حالات میں اس کے استعمال سے اموات بھی ہوئیں۔

اپنے لئے اور دنیا بھر کے انسانوں کی بہتری اور ہمدردی کے جذبہ سے دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ اپنا رحم فرماتے ہوئے بنی نوع انسان کو ہر قسم کی ہلاکتوں سے محفوظ رکھے آمین۔

مکرم محمد فہیم ملک صاحب ایڈووکیٹ

مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب کا ذکر خیر

22 اپریل 1982ء کو میری مادر مہربان مکرمہ امۃ الحق صاحبہ بنت بابو عبدالغنی انبالوی صاحب زوجہ مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال مرحوم نے جب وفات پائی تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میرے اندر ایک سرد لہر اتر گئی ہے۔ جس نے ہر چیز کو ٹھنڈا کر دیا ہے۔ والد صاحب مرحوم نے ہم سب بہن بھائیوں کو بہت حوصلہ دیا اور وقت گزرتا گیا اور 9 سال قبل 20 مئی 2000ء کو والد صاحب بھی ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

17 اپریل 2007ء کو استاد محترم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب جن کے ساتھ خاکسار کو خاص قلبی اور روحانی تعلق تھا کیونکہ انہوں نے نہ صرف مجھے دنیاوی تعلیم دی بلکہ روحانی تعلیم بھی اس طرح سے دی کہ عرصہ دراز گزرنے کے بعد بھی میں اس کی چاشنی سے خداوند کریم کی دی ہوئی توفیق سے لطف اندوز ہوتا ہوں وفات پا گئے۔

میں نے پروفیسر صاحب کو سب سے پہلے منٹگمری (موجودہ ساہیوال) میں دیکھا جہاں آپ کی تعیناتی بطور انگریزی استاد کے گورنمنٹ کالج منٹگمری میں تھی۔ آپ نہایت خاموش طبع۔ نفیس ذوق کے مالک صاحب علم وعمل تھے۔ منٹگمری کی بیت الذکر میں بڑی باقاعدگی سے تشریف لاتے۔ 1956ء میں جب میں نے گورنمنٹ کالج منٹگمری میں داخلہ لیا تو آپ ہمارے انگریزی کے استاد مقرر ہوئے اور یہ سلسلہ B.A کرنے تک جاری رہا۔ آپ محبت محنت اور جانفشانی سے پڑھاتے تھے اور آپ کا شمار ان اساتذہ میں ہوتا تھا جو ہمہ وقت اپنے شاگردوں کی راہنمائی کے لئے تیار رہتے تھے۔ منٹگمری کالج سے بی۔اے کرنے کے بعد میں لاہور لاء کالج میں داخل ہو گیا اور اس کے بعد نیشنل بینک آف پاکستان میں ملازمت اختیار کر لی اس دوران ایک لمبا عرصہ محترم پروفیسر صاحب کی شفقت سے محروم رہا۔

1976ء میں جب میری تعیناتی لاہور ہوئی تو محترم پروفیسر صاحب سے ملاقاتوں کا پرانا سلسلہ خصوصاً ''بیت النور'' ماڈل ٹاؤن لاہور میں جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے بعد دوبارہ شروع ہو گیا تھا۔ آپ حضرت میاں محمد یوسف صاحب مرحوم پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے داماد تھے اور آپ کی رہائش ماڈل ٹاؤن کے حلقہ میں تھی۔ حلقہ گلبرگ بعد میں بنا اور آپ اس کے پہلے صدر مقرر ہوئے اور آخری وقت تک اس کے صدر رہے۔ 1994ء یا 1995ء کی بات ہے کہ میں نے اعتکاف میں بیٹھنے کا ارادہ کیا۔ محترم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب مرحوم کو امیر المعتکفین مقرر فرمایا گیا۔ میں نے ان دنوں میں محترم پروفیسر صاحب کا تربیت کرنے کا انداز اور آپ کا عمل دیکھا اور وہ دن میری زندگی کے یادگار دن بن گئے سوائے دو سالوں کے خاکسار نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعتکاف کیا ہے۔ ایک دفعہ جب میرے والد صاحب ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال بیمار تھے اور دوسری دفعہ جب میری اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کی بیماری کی وجہ سے اس عبادت کو بجا لانے سے محروم رہا اور میری خواہش ہے کہ جب تک میری زندگی ہے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مجھے یہ عبادت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور محترم پروفیسر صاحب اور ان کی اولاد کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ یہ محترم پروفیسر صاحب تھے جنہوں نے مجھے پہلی دفعہ اس عبادت کو بجا لانے میں ہمت افزائی فرمائی۔

مجھے اللہ تعالیٰ نے سوانح وسیرت آنحضرت ﷺ لکھنے اور اسے تحفۃً احباب کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق دی تو محترم پروفیسر صاحب نے مجھے بلایا شاباش دی اور گھر آنے کی دعوت دی۔ ان کی باتوں نے مجھے حیران کر دیا کہ انہوں نے کتاب کو اس قدر غور سے پڑھا تھا۔ جب مجھے رخصت کرنے کے لئے گھر کے دروازے تک آئے تو کہنے لگے کیا اس کار خیر میں میں بھی حصہ ڈال سکتا ہوں۔ آپ نے ایک چیک مجھے دیا۔ جس کی رقم کو میں نے حسب منشاء استعمال کرنے کی توفیق پائی۔

محترم پروفیسر صاحب کی بے نفسی، علم وحلم کے بارے میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی کتب کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کا اعزاز عطا فرمایا جو آپ بڑی جانفشانی اور محنت سے کرتے تھے۔ بے نفسی کا یہ عالم تھا جب آپ کی طبیعت خراب تھی چونکہ بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں جمعہ کی نماز سے قبل دعا کے اعلان کرتا ہوں تو ایک دفعہ میں نے ان کی صحت کے لئے دعا کی جب تحریک کی تو ان کے بارے میں اپنی طرف سے احباب کی زیادہ توجہ کے لئے ان کی چند خصوصیات کے بارے میں ذکر بھی کر دیا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مجھے ملے تو کہا کہ آپ صرف دعا کی تحریک کیا کریں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں آپ جب اتنے بہت سے کام کر رہے تھے اسی دوران خاکسار کا بیٹا عزیزم احمد کلیم جو ملائیشیا میں پی۔ایچ۔ڈی کر رہا تھا لاہور آیا وہ اپنے مقالے کی انگریزی کی اصلاح کروانا چاہتا تھا۔ ہم دونوں باپ بیٹا محترم پروفیسر کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدعا بیان کیا۔ آپ یہ سن کر بہت خوش ہوئے کہ بہت اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہا ہے اور آپ نے اس کے تمام کاغذات لے لئے اور جہاں جہاں ضروری تھا بہت کم عرصہ میں اصلاح کر کے واپس کر دئے اور بہت سے مفید مشوروں سے بھی نوازا۔ جب اطلاع آئی کہ احمد کلیم اب ڈاکٹر احمد کلیم بن گیا ہے میں فوراً مٹھائی لے کر محترم پروفیسر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کامیابی کا سن کر بہت خوش ہوئے اور دعاؤں سے نوازا۔

جب ملاقات ہوتی ان کے لئے بھی دعا کے لئے میرے جیسے کمزور اور عاجز انسان کو کہتے اور حوصلہ افزائی اس طریق سے فرماتے کہ کہتے کہ میں جانتا ہوں تم کس طرح دعا کرتے ہو۔

آخر میں دعا ہے کہ خداوند کریم انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو دینی ودنیاوی ترقیات سے نوازے اور مجھے اور میری اولاد کو ان کے اور ان کی اولاد کے لئے دعا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

نیز اللہ تعالیٰ محترم پروفیسر صاحب کی طرح کے بے نفس لائق صاحب علم وعمل خدام جماعت احمدیہ کو عطا فرماتا رہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

۞ مکرم شیخ کرامت علی صاحب سیکرٹری تحریک جدید شیخوپورہ شہر لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم شیخ عرفان کرامت صاحب کی شادی ہمراہ مکرمہ نائلہ حمید صاحبہ بنت مکرم چوہدری زاہد حمید صاحب مورخہ 26/اپریل 2009ء کو شہنائی شادی ہال شیخوپورہ میں انجام پائی۔ ولیمہ کی دعوت مورخہ 27/اپریل 2009ء کو قصر سلطان شادی ہال میں منعقد ہوئی جس میں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب ابن مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب مرحوم ای ایم ای ہاؤسنگ سکیم لاہور کی آنکھ کا نیشنل ہسپتال ڈیفنس لاہور میں آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم تنویر احمد ہاشمی صاحب سیکرٹری حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ رفعت ہاشمی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ علامہ اقبال ٹاؤن نمبر 2 لاہور کے پاؤں میں سخت تکلیف ہے چلنا پھرنا مشکل ہے احباب جماعت کی خدمت میں شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم ریاض احمد چوہدری صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھاوجہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ مورخہ 24 مئی 2009ء کو وفات پا گئیں۔ آپ بعارضہ فالج بیمار تھیں۔ بیت المبارک ربوہ میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مرحومہ محترم شیخ عبدالحمید صاحب آڈیٹر ریلوے کی صاحبزادی، حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو اور محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید کی بھاوجہ تھیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میٹرک کا امتحان دینے والے طلبہ متوجہ ہوں

1۔ میٹرک کے امتحان کے بعد درج ذیل امور کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

(i) قرآن کریم باترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دی جائے اس سلسلہ میں خاص طور پر سیکرٹری تعلیم القرآن سے مدد اور راہنمائی لی جائے اور کوشش کی جائے کہ ان رخصتوں میں زیادہ سے زیادہ قرآن کریم باترجمہ سیکھ لیا جائے۔

(ii) طلباء و طالبات سے یہ بھی گزارش ہے کہ وہ اپنی انگریزی زبان (Written and spoken) کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں اخبارات، رسائل اور چھوٹی چھوٹی انگریزی کی کتب کا کثرت سے مطالعہ کریں اور اس سلسلہ میں سیکرٹری صاحب تعلیم سے بھی راہنمائی حاصل کریں اور اگر آپ کے ماحول میں کوئی لائبریری قائم ہے تو اس سے بھی بھرپور استفادہ کیا جائے نیز انگلش نیوز چینلز سے ضرور استفادہ کریں۔

(iii) وہ طلبہ جو خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنا چاہتے ہیں وہ ابھی سے جامعہ احمدیہ اور مدرسۃ الظفر میں داخلہ کے لئے الفضل باقاعدگی سے مطالعہ کرتے رہیں کیونکہ اس میں ان کے داخلہ جات کا اعلان شائع ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت اور ترجمہ سیکھنے کی طرف قبل از وقت تیاری کی جائے۔

2۔ جو طلباء و طالبات کالج میں داخل ہونا چاہتے ہیں وہ غور اور دعا کے بعد فیصلہ کریں کہ وہ کس فیلڈ میں جانا چاہتے ہیں اور اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے کہ اپنے اور جماعت کے لئے یہ مضامین کس قدر فائدہ مند ہو سکتے ہیں اور اس سلسلہ میں مقامی جماعت خاص طور پر سیکرٹری صاحب تعلیم سے بھی مشورہ ضروری ہے۔ میڈیکل کالج یا فارمیسی میں داخلہ کے لئے F.Sc میں بیالوجی پڑھنا لازمی ہے اس کے علاوہ آئندہ انجینئرنگ میں داخلہ کے علاوہ مزید میدان بھی نظر میں ہوں گے تو زیادہ بہتر یہ ہے کہ پری انجینئرنگ گروپ (فزکس، کیمسٹری، میتھ) انتخاب کیا جائے۔ F.Sc میں کمپیوٹر سائنس گروپ رکھنے والے آئندہ کمپیوٹر سائنس اور اکاؤنٹنگ میں تو جا سکتے ہیں لیکن انجینئرنگ کا انتخاب نہیں کر سکتے۔ اس لئے وہ طلبہ جن کے ذہن میں آئندہ زیادہ فیلڈز ہیں ان کے لئے پری انجینئرنگ گروپ اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے۔

(نظارت تعلیم)

غریب بچیوں کی شادی کے لئے امدادی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شادی بیاہ کے موقع پر اسراف سے بچنے کی ہدایت کی اور فرمایا کہ ان مواقع پر غریب بچیوں کی شادی کے لئے رقم فراہم کی جائے۔ حضور نے خطبہ جمعہ 3 جون 2005ء میں فرمایا:۔

"جو لوگ باہر کے ملکوں میں ہیں اپنے بچوں کی شادیوں پر بے شمار خرچ کرتے ہیں۔ اگر ساتھ ہی پاکستان، ہندوستان یا دوسرے غریب ممالک میں غریب بچیوں کی شادیوں کے لئے کوئی رقم مخصوص کر دیا کریں تو جہاں وہ ایک گھر کی خوشیوں کا سامان کر رہے ہوں گے وہاں یہ ایک ایسا صدقہ جاریہ ہوگا جو ان کے بچوں کی خوشیوں کی بھی ضمانت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نیکیوں کو ضائع نہیں کرتا۔ پھر بعض صاحب حیثیت لوگوں میں بے تحاشا نمود و نمائش اور خرچ کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ شادیوں پر بے شمار خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ کئی کئی قسم کے کھانے پک رہے ہوتے ہیں جو اکثر ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہاں سے جب خاص طور پر پاکستان میں جا کر شادیاں کرتے ہیں اگر سادگی سے شادی کریں اور بچت سے کسی غریب کی شادی کے لئے رقم دیں تو وہ اللہ کی رضا حاصل کر رہے ہوں گے"۔

(خطبات مسرور جلد 3 ص 334)

مریم شادی فنڈ پہلے سے قائم تھا اس میں شمولیت کی یاد دہانی کراتے ہوئے فرمایا:۔

"میں بعض اور تحریکات کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں، ان کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ان میں ایک تو مریم شادی فنڈ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی یہ آخری تحریک تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بابرکت ثابت ہوئی ہے۔ بیشمار بچیوں کی شادیاں اس فنڈ سے کی گئی ہیں اور کی جا رہی ہیں۔ احباب حسب توفیق اس میں حصہ لیتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ شروع میں جس طرح اس طرف توجہ پیدا ہوئی تھی، اب اتنی توجہ نہیں رہی جو لوگ مالی لحاظ سے اچھے ہیں، بہتر مالی حالات ہیں ان کو پتہ ہی نہیں کہ بچیوں کی شادیوں پر غریب لوگوں کے کتنے مسائل ہوتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 6 دسمبر 2005ء)

امراء کو پہلے بھی کہہ چکا ہوں اب بھی کہتا ہوں دوبارہ تحریک کر دیتا ہوں کہ مریم شادی فنڈ میں ضرور شامل ہوا کریں اور خاص طور پر جو صاحب حیثیت ہیں اور جب ان کے بچوں کی شادیاں ہوتی ہیں اس وقت ضرور ذہن میں رکھا کریں کہ کسی نہ کسی غریب کی شادی کروانی ہے"۔

(روزنامہ الفضل 28 فروری 2005ء)

حضور انور نے خطبہ عید الفطر 13/اکتوبر 2007ء میں فرمایا:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ایک تحریک تھی مریم شادی فنڈ کی، اس میں اگر باہر کے ملکوں میں رہنے والے چندہ دیں تو کئی غریب بچیوں کی شادی میں مدد ہو جاتی ہے، شروع میں مختلف ممالک سے وعدے ہوئے جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں پیش کئے لیکن وہ ایک دفعہ پیش کر کے ختم ہو گئے گو کہ جماعت اپنے وسائل کے لحاظ سے مدد کرتی رہتی ہے چاہے اس مد میں رقم ہو یا نہ ہو لیکن پوری طرح پھر بھی نہیں کی جا سکتی اگر صاحب حیثیت اپنے بچوں کی شادیوں پر غریبوں کا خیال رکھیں تو جہاں اللہ تعالیٰ ان کو اللہ کی خاطر خرچ کرنے پر ثواب دے رہا ہوگا وہاں ان غریبوں کی دعاؤں سے ان کے اپنے بچوں کے گھروں میں بھی برکت پڑ رہی ہوگی، کئی احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے ہیں جن کو اس بات کا احساس ہے جو اپنے ایک بچے کی شادی پر دس غریب بچیوں کی شادی کا خرچ اٹھاتے ہیں، بعض فضول خرچ ہیں دو دو لاکھ روپے کا جوڑا بنا لیتے ہیں جبکہ اس رقم سے پانچ غریب بچیوں کا جہیز بن جاتا ہے تو ایسے لوگوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر اتنے قیمتی جوڑے بنانے کی اللہ تعالیٰ نے انہیں وسعت دی ہوئی ہے تو پھر غریبوں کو کم از کم ایک مہنگے جوڑے کے برابر تو دے دیں تا کہ وہ بھی غریبوں کی خوشیوں میں شامل ہو سکیں اور غریبوں کی دعائیں لے سکیں، یہ اتنے مہنگے جوڑے جو ہیں یہ تو ایک دفعہ پہن کے یا دو دفعہ پہن کے ضائع ہو جاتے ہیں، کام نہیں آتے لیکن غریب کی دعائیں اور اللہ کی رضا تو ہمیشہ ساتھ رہنے والی چیز ہے۔

(الفضل 30 مئی 2008ء)

☆......☆......☆

ضرورت خادم بیت الذکر

۞ مکرم امیر صاحب ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ گجرات شہر میں ناصر ہال (بیت الذکر) کیلئے ایک نوجوان محنتی خادم بیت الذکر کی فوری ضرورت ہے۔ درخواستیں امیر یا صدر جماعت کی تصدیق سے آنی ضروری ہیں۔ درخواست دہندہ کا پڑھا لکھا ہونا ضروری ہے۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار ربوہ فون نمبر: 0333-6568240
اوقات آجکل صبح 9 تا 2 بجے شام 6 تا 9:30 بجے رات
ادارہ قائم کردہ ڈاکٹر منصور احمد بھٹی (مرحوم)

ضرورت ہے
ایماندار، صحت مند اور محنتی کارکن کی ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم میٹرک عمر 50-25 سال صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ فوری رابطہ کریں۔
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
محلہ رحمٰن کالونی ربوہ فون: 047-6005666

داخلہ مدرسۃ الظفر

(معلمین کلاس)

مدرسۃ الظفر ربوہ میں داخلہ کیلئے تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔ ایسے طلباء جو زندگی وقف کر کے مدرسۃ الظفر میں داخلہ کے خواہشمند ہیں۔ وہ داخلہ کے لئے ابھی سے اپنی درخواست والد/سرپرست کے دستخط اور مقامی جماعت کے صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو ارسال کریں تاکہ انٹرویو سے قبل دفتری کارروائی مکمل کی جاسکے۔

شرائط

☆ امیدوار کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

☆ میٹرک پاس امیدوار کی عمر 20 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ ایف اے/ایف ایس سی پاس امیدوار کی عمر 22 سال سے زائد نہ ہو۔

☆ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

☆ مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

ہدایات

امیدواران درخواست میں نام، ولدیت اور تاریخ پیدائش سکول کے ریکارڈ کے مطابق درج کریں۔ نیز واقفین نو اپنا حوالہ وقف نو بھی ضرور لکھیں۔ امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں اور رزلٹ کارڈ کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی دفتر نظامت ارشاد وقف جدید میں بھجوائیں۔

قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ پڑھنے کو یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار کو نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں، دینی معلومات شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

نوٹ: انٹرویو کے وقت میٹرک ایف اے/ایف ایس سی کی اصل سند/رزلٹ کارڈ ساتھ لائیں۔

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل فون نمبروں پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

فون نمبر: 047-6212968

فیکس نمبر: 047-6214329

(ناظم ارشاد وقف جدید)

☆......☆......☆

مستحق طلبہ کی امداد

جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری -/6000 سے -/8000 روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول -/12000 سے -/15000 روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات -/1,00,000 روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کے لئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

ضرورت سیکیورٹی گارڈز

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو اپنے دفاتر کی سیکیورٹی کیلئے گارڈز کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جن کے پاس اسلحہ کا لائسنس موجود ہے اور وہ جماعتی خدمت کے خواہشمند ہیں وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعت/محلّہ کی سفارش کے ساتھ 4 جون تک وکالت علیا تحریک جدید میں بھجوائیں۔

برائے رابطہ: 047-6212329

0300-7704616

خبریں

کیڈٹ کالج رزمک کے طلبہ اور عملہ اغوا

کیڈٹ کالج رزمک کے طلبہ کو کالج کے سٹاف سمیت اغوا کر لیا گیا۔ پولیس حکام کے مطابق شمالی وزیرستان کے علاقہ رزمک میں واقع کیڈٹ کالج میں ایک ٹیلی فون کال کے ذریعہ خبردار کیا گیا اور فوری طور پر کالج چھوڑنے کا کہا گیا جس پر طلبہ، پرنسپل اور دیگر عملہ سمیت چھوٹی گاڑیوں پر سوار ہو کر قافلے کی شکل میں بنوں جانے کے لئے کالج سے نکلے۔ ابھی وہ 30 کلومیٹر دور ہی گئے تھے کہ کھجوری چیک پوسٹ کے قریب متعدد گاڑیوں پر سوار راکٹ لانچروں، کلاشنکوفوں اور دیگر اسلحہ سے مسلح شرپسندوں نے ان کو روک لیا اور نامعلوم منزل کی جانب اغوا کر لئے گئے۔

قیدیوں کی سزا ان کی گرفتاری کے وقت سے شروع ہوگی

سپریم کورٹ نے حکم دیا ہے کہ قیدیوں کی سزا ان کی گرفتاری کے دن سے شمار کی جائے اور اس مدت میں وقتاً فوقتاً ہونی والی تخفیف کو بھی گرفتاری کے دن سے شامل کیا جائے تاہم دہشت گردی، نیب اور کاروکاری کے ملزمان کو یہ رعایت نہیں ملے گی۔ چیف جسٹس کی سربراہی میں لارجر بنچ کی طرف سے یہ فیصلہ سنایا گیا۔ عدالت عظمیٰ نے حکم دیا کہ دو ہفتے کے اندر اس ضمن میں عملدرآمد کی رپورٹ پیش کی جائے۔ بی بی سی کے مطابق 12 ہزار سے 15 ہزار قیدیوں کو عدالت عظمیٰ کے اس فیصلے کے نتیجے میں فائدہ پہنچے گا۔

نظریات کی جنگ جیتنے کیلئے مدارس کی تعلیم میں ضروری اصلاحات ہونی چاہئیں

صدر زرداری نے کہا ہے کہ شدت پسندی کے خلاف لڑائی ایک مکمل جنگ ہے جسے منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے حکومت پرعزم ہے۔ نظریات کی یہ جنگ جیتنے کے لئے تعلیمی نظام بالخصوص مدارس کی تعلیم میں اصلاحات ہونی چاہئیں۔ معاشرے کے ہر ایک طبقہ کو شدت پسندی کو جنم اور ہوا دینے والی ذہنیت کو شکست دینے کیلئے اٹھ کھڑا ہونا چاہئے۔ انہوں نے یہ بات ایوان صدر میں امن و امان کی صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے منعقدہ اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 3 جون

طلوع فجر	4:33
طلوع آفتاب	6:01
زوال آفتاب	1:07
غروب آفتاب	8:12

حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
ہر ماہ 5-4-3 تاریخ کو عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 7-6 تاریخ کو دوکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون 047-6212755-6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 12-11-10 تاریخ کو NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 17-16-15 تاریخ کو 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 20-19-18 تاریخ کو شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گریڈ اسٹیشن واپڈا مین روڈ گلشن راوی لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ 24-23 تاریخ کو ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0302-6650961
ہر ماہ 27-26-25 تاریخ کو حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان فون: 061-4542502 موبائل: 0300-6470099
10 جوہر ویو فاروق ایونیو آخری شاپ وفاقی کالونی نیو کیمپس لاہور فون: 042-5301661
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں۔
حکیم عبدالحمید اعوان مرحوم
ہیڈ آفس: کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024-3892571Fax:+92-55-3894271
E-maiL:mate_e_hameed@hotmail.com
E-maiL:mata_e_hameed@yahoo.com
سب آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel:055-4218534-4219065
E-mail:matahabmeed@hotmail.com

FD-10

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

پرانے مریضوں کا نیا علاج
ADVANCED Homoeopathy
For Training/Treatment
بانی ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد ربوہ
0334-6372030